© rasailojaraid.com

روزمرہ استعمال کی چیزیں عاریتاً دینے میں قباحت

س: روزمرہ استعمال کی اشیا دوسروں کو نہ دینا کوئی اچھی بات نہیں اور اسلام نے اس کی ممانعت بھی کی ہے۔ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ (الماعون ۱۰۷:۷) ''اور معمولی ضرورت کی چیزیں (لوگوں کو) دینے سے گریز کرتے ہیں''۔ یہ اچھا بھی نہیں لگتا کہ استعمال کی کوئی چیز ہمارے گھر میں پڑی رہے اور کسی کے کام نہ آئے۔ لیکن ہمارے معاشرے میں لوگ چیزوں کو عموماً صحیح استعمال نہیں کرتے بلکہ خراب کر دیتے ہیں۔ ہماری اپنی گاڑی، اسکوٹر سے لے کر بیلچا اور کدال تک عموماً دوسروں کے ہاں سے خراب ہوکر واپس آتے ہیں، یا بروقت واپس نہیں آتے اور یوں پریشانی اٹھانا پڑتی ہے۔ پھر آج کل چیزیں خریدنا بھی مشکل ہے۔ ایسے میں کیا کرنا چاہیے؟

ج: عام استعمال کی اشیا دوسروں کو عاریتاً دینا اخوت، اتحاد اور ایثار کے جذبے کو تقویت دینے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی درست ہے کہ عموماً لوگ عاریتاً لی ہوئی چیز کو احتیاط سے استعمال نہیں کرتے۔ نتیجتاً چیز دینے والے کو تکلیف اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن کیا ہاتھ کی پانچوں انگلیاں برابر ہوتی ہیں؟ اگر افراد طبائع کے لحاظ سے یکساں نہیں ہوسکتے تو ہمارا یہ تصور کرنا کہ ہر وہ شخص جو کوئی چیز عاریتاً لے گا، اسے خراب کر کے ہی لائے گا، درست خیال نہیں کہا جاسکتا۔

اصل مسئلہ افراد کی تعلیم و تربیت اور ان میں احساسِ ذمہ داری کے پیدا کرنے کا ہے۔ ہمارے نظامِ تعلیم اور گھر کے ماحول میں اس پہلو سے سخت کمی پائی جاتی ہے۔ عاریتاً کوئی چیز دینے سے انکار کرنے کے بجائے ہمیں دوسروں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہیے کہ جس حال میں ایک چیز دی جارہی ہے اسی میں واپس آئے۔ بتدریج افراد کی اصلاح ہوگی اور ان میں احساس ذمہ داری پیدا ہوگا۔ تاہم، اگر بار بار توجہ دلانے پر بھی کسی کی اصلاح نہ ہو تو معذرت کی جاسکتی ہے۔ (ا-ا)

الوداعی پارٹی یا استقبالیہ کا جواز

س: فوجی و سرکاری ملازمین ایک دوسرے کو الوداعی پارٹی یا استقبالیہ دیتے ہیں۔

© rasailojaraid.com